

رمضان المبارک

صبر و برداشت و اخوت کا مہینہ

رمضان المبارک کی بابرکت ساعات تیزی سے گزر رہی ہیں، عشرہ مغفرت روزانہ لاکھوں جہنم کے مستحقین کو مغفرت کے پروانے بانٹ رہا ہے، خداوند کے رحمت کے قلم کی موجوں میں طلاطم و طغیانی اپنے عروج پر ہے، ہر شب خالق ارض و سماء عرش عظیم سے اتر کر پہلے آسمان پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور ہم جیسے غفلت شعار اور گناہوں میں لتھڑے ہوئے اپنے باغی غلاموں کو بار بار صدائیں دیتے ہیں کہ تم میں سے کون مغفرت کا طلبگار ہے تاکہ اُسے اسی وقت مغفرت کی خلعتِ فاخرہ پہناؤں۔ تم میں سے کون ضرورت مند اور مفلس و مجبور شخص ہے جس کی معمولی سی طلب پر زمین و آسمان کے خزانوں کے دروازے اس پر کھول دوں، اور کون ایسا ہے جس کی گردن میں جہنم کا پتہ اور زنجیر ڈلی ہوئی ہے اور جس کیلئے جہنم کی بھڑکتی آگ منتظر ہے جو اسے صرف اور صرف ایک چھوٹے سے قطرہٗ آنسو سے بجھا جاسکتا ہے۔ ہے کوئی ایسی بیٹا آنکھ جو کچھ آنسوؤں کا نذرانہ بارگاہِ خداوندی میں پیش کر کے سرخرو ہو۔

الغرض خالق و غفور ذات اپنے بندوں کو بخشوانے کے بہانے ڈھونڈ رہی ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جنہوں نے ان قیمتی لمحات میں لیل و نہار کی قدردانی کی۔

رمضان ایک ایسا مبارک مہینہ ہے جس میں نزولِ قرآن، فرضیتِ نماز اور خفیہ دعوتِ اسلام کا سلسلہ شروع ہوا۔ خداوند نے سرکش انسان کو قابو رکھنے اور فکری و روحانی لحاظ سے اس کی ہدایت و رہبری کیلئے بھرپور رہنمائی کی ہے، وہیں جسمانی طور پر تربیت دینے اور اس کے جسم و جاں کی بالیدگی و پاکیزگی کیلئے رمضان المبارک جیسے مقدس مہینے کا انتخاب فرمایا ہے۔ جس میں بے لگام انسان ہر قسم کی آلائشوں، فتنہ انگیزیوں اور بادۂ عصیاں کی سیاہیوں سے کچھ عرصہ کیلئے اپنے ایمان و قلب کے پیراہن کو داغدار ہونے سے بچا لیتا ہے۔ خصوصاً وہ رنگ آلودہ دل جو سارا سال گناہوں کی کثرت اور کثافت سے سنگ اسود کے مانند ہو جاتا ہے، اسی رمضان کے بالور مہینے کی برکت سے وہ ایک بار پھر روشن و منور متحرک اور فعال و تاباں ہو جاتا ہے۔

عصر حاضر کی مادیت پرست تہذیب نے انسان سے یہ تک بھلا دیا ہے کہ اس کی تخلیق کا اصل مقصد کیا تھا؟ اور وما خلقت الانسان والجن الا ليعبدون کا پیغام الہی فراموش کیا اور اس سے معلوم نہیں کہ اس کا مقصد حیات کیا ہے؟ کیا وہ صرف خواہشات نفسانی اور ہوس کا پتلا ہے؟ اور کیا اس کا مقصد صرف پیٹ کی پوجا اور مادیت کا حصول ہے؟ اسی فطرت انسانی کی خامی کے پیش نظر خداوند نے رمضان المبارک کو ایک سپیڈ بریکر، ایک رکاوٹ اور ایک حنبیہ کے طور پر امت مسلمہ کیلئے مقرر کیا کہ اے غافل انسان! ذرا سنبھل جا۔ کچھ تو میری جانب بھی مائل ہو، تیری نظر تو دنیا کی عارضی چمکا چوند کی طرف ہی ہو گئی ہے۔ آخرت اور روزِ جزاء اور اپنی اصل منزل کی طرف بھی کچھ خیال اور سامان کر۔ خوش قسمت ہیں وہ انسان جو خدا کی اس دی ہوئی نعمت کی کچھ نہ کچھ قدر اس مبارک مہینے میں کر لیتے ہیں اور اپنی عاقبت سنوارنے کیلئے کچھ سامان کر لیتے ہیں اور اپنی راتوں کو رب کی رضا کی خاطر جاگ کر گزارتے ہیں یعنی قیام اللیل کرتے ہیں اور اپنے دنوں کو روزے کی عظیم نعمت سے سرفراز کرتے ہیں لہو لعب، حرام اور گناہ سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں۔ یقیناً یہ وہ خوش قسمت انسان ہیں جنہیں توبہ و استغفار اور اپنے رب سے کٹے ہوئے رابطے کو دوبارہ بحال کرانے کیلئے کچھ نہ کچھ وقت مل جاتا ہے اور پھر یہ مومنوں کا گروہ رمضان کے آخر میں گناہوں سے لتھڑے ہوئے پیرا ہن کو جھاڑتے ہوئے خدا کی مکمل رضا اور انعام کے حقدار ٹھہرتے ہیں یقیناً انہی لوگوں کیلئے جنت کی بشارتیں اور اس کی ابدی نعمتیں منتظر اور چشمِ براہ ہیں۔

اللہ کے فضل کرم سے اس مبارک مہینے کا دوسرا عشرہ مکمل ہونے کو ہے۔ رحمتوں کا سائباں نیکو کاروں اور گناہ گاروں پہ ہر لمحہ سایہ نکلن ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے گناہ گاروں کیلئے مغفرت اور عذابِ جہنم سے بخشش کی بشارتیں ہر لمحہ ہو رہی ہیں۔ الغرض گناہ گاروں کی اصلاح کیلئے بابِ توبہ پہلے سے زیادہ فراغ ہو گیا ہے۔ اب یہ ہمارے ظرف پر منحصر ہے کہ ہم کتنی زیادہ مقدار میں عبادت اللہ کی رضا و ثواب اس میں جمع کرتے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو آگے بڑھ کر ان مقدس لیل و نہار کے ایک ایک لمحہ کی بھرپور قدر کریں۔ الحمد للہ امت مسلمہ اور خصوصاً اہل پاکستان اس شدید ترین گرمی اور اس پر لوڈ شیڈنگ کے وبال کی موجودگی میں پھر مادیت اور لادینیت کے دور میں روزے رکھنا یقیناً ایمان کے اعلیٰ مدارج پر فائز ہونے کے مترادف ہے۔ خداوند سے ہماری بھی یہی دعا ہے کہ وہ اس ماہ مقدس کے جتنے بھی حقیقی تقاضے ہیں ہمیں انہیں پورا کرنے کی پوری پوری ہمت و توفیق بخشے اور اسی رمضان کے وسیلے سے امت مسلمہ اور خصوصاً

پاکستان کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو ساحلِ نجات تک بخیر و عافیت پہنچائے۔ آمین